احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 10 جولائی 2003ء

جمعرات 10 جولائی 2003ء 9 جمادی الاول 1424 ہجری- 10 وفا 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 153

نیکی میں امتیاز

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا- جو شخص خدا کی راہ میں جس نیکی میں ممتاز ہوا اسے اس نیکی کے دروازے سے جنت میں آنے کیلئے کہا جائے گا- اور اسے آواز دی جائے گی- اے اللہ کے بندے یہ دروازہ تیرے لئے بہتر ہے اسی سے اندر آؤ-

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب الریان- حدیث نمبر 1763)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے- ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے- اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں- وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں-

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا- تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی- اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا- پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوئے بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے- وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی- اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا- مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے- اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی- وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے-

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں- اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے-

(الوصیت- روحانی خزائن جلد 20 ص 308)

میاں محمد صدیق بانی انعامی سکالرشپ برائے میٹرک 2003ء کا اپ ڈیٹ

☆ مورخہ 7 جولائی 2003ء تک اس مقابلہ کے لئے موصول ہونے والی درخواستوں کے مطابق اپنے اپنے گروپس میں مندرجہ ذیل طلبہ سرفہرست ہیں۔ ان تمام احمدی طلباء و طالبات سے درخواست ہے کہ جن کے نمبر اس سے زیادہ ہوں وہ فوری نظارت تعلیم کو مطلع کریں۔ یاد رہے کہ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 اگست 2003ء مقرر ہے۔

1۔ سائنس گروپ عنبرین مسعود صاحبہ بنت طیب مسعود صاحب حاصل کردہ نمبر 761 (فیصل آباد بورڈ)

2۔ جنرل گروپ رابعہ کنول صاحبہ بنت نصیر احمد صفدر صاحب حاصل کردہ نمبر 738 (فیصل آباد بورڈ)

نوٹ:۔ واضح ہو کہ ان نمبروں سے زیادہ نمبر ہونے کی صورت میں یہ پوزیشنز تبدیل ہو جائیں گی۔

(نظارت تعلیم)

سپیشل اولمپکس آئرلینڈ احمدی کھلاڑی کا اعزاز

☆ مکرم منظر احمد صاحب عمر 14 سال ابن مکرم مظاہر احمد صاحب جوہر ٹاؤن لاہور نے آئرلینڈ کے شہر ڈبلن میں منعقد ہونے والی حالیہ سپیشل اولمپکس میں تیراکی کے 25 میٹر بٹر فلائی ایونٹ میں سونے کا تمغہ حاصل کیا ہے۔ منظر احمد ایچ انسٹی ٹیوٹ جوہر ٹاؤن میں آٹھویں گریڈ کا طالب علم ہے۔ مقابلے کا فائنل راؤنڈ آٹھ پیراکوں کے درمیان ہوا۔ منظر احمد نے 25 میٹر بٹر فلائی کا فاصلہ 23.13 سیکنڈ میں مکمل کر کے گولڈ میڈل حاصل کیا۔ پاکستانی دستے کی اعلیٰ کارکردگی کی بنیاد پر انٹرنیشنل سپیشل اولمپکس آرگنائزیشن نے پاکستان کو لیول ٹو سے لیول ون میں ترقی دے دی ہے۔ قومی اخبارات میں منظر احمد کے اعزاز کی خبریں نمایاں طور پر شائع ہوئی ہیں۔ منظر احمد مکرمہ فرخندہ شاہ صاحبہ سابق پرنسپل جامعہ نصرت کے بھائی مکرم حافظ بشیر احمد صاحب کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد رشید صاحب الفرخ دار الصدر شمالی ربوہ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے اور آئندہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

تاریخ احمدیت
منزل بہ منزل
دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1993ء (2)

23 اپریل تا **6** مئی — خدام الاحمدیہ پاکستان کی 37 ویں سالانہ تربیتی کلاس 487 خدام کی شرکت۔

30 اپریل — حضور نے جماعتی پروگراموں میں مہم کے طور پر نیک بزرگوں کے تذکرے زندہ کرنے کی تحریک فرمائی۔

30 اپریل — مجلس شوریٰ جرمنی۔

30 اپریل — جلسہ سالانہ یوگنڈا۔

اپریل — حضور نے عالمی بیعت کی تیاری کے لئے پہلا تاریخی پیغام جاری فرمایا۔

یکم مئی — مجلس شوریٰ سپین۔

7 مئی — مجلس انصاراللہ امریکہ کا اجتماع اور جماعت کی مجلس شوریٰ۔

14 مئی — حضور کا خطبہ جمعہ ٹیلی ویژن کے علاوہ پہلی بار ماسکو ریڈیو کے ذریعہ دنیا بھر میں نشر کیا گیا۔

21 مئی — حضور نے خطبہ جمعہ ہالینڈ میں ارشاد فرمایا۔

28 مئی — حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کا انتقال بعمر 97 سال۔ آپ علم لسانیات کے عالمی شہرت یافتہ ماہر تھے۔ 44 سال امیر ضلع فیصل آباد رہے۔

28 تا **30** مئی — خدام الاحمدیہ جرمنی کا 14 واں سالانہ اجتماع ناصر باغ میں ہوا۔ حضور کے خطابات۔ 4 ہزار بوسنین شریک ہوئے۔ آخری دن 13 ممالک کے 71 افراد کی بیعت 8 زبانوں میں سیٹلائٹ کے ذریعہ نشر کی گئی۔ کسی ذیلی تنظیم کا یہ سیٹلائیٹ کے ذریعہ نشر ہونے والا پہلا اجتماع تھا۔ 8 یورپین ممالک کے صدران نے شرکت کی۔ حاضری 8 ہزار سے زائد تھی

31 مئی — انٹرنیشنل طاہر کبڈی ٹورنامنٹ جرمنی میں منعقد ہوا۔ حضور کے قافلہ اور نیشنل مجلس عاملہ کے مابین کبڈی کا میچ ہوا۔ تقسیم انعامات اور حضور کا اختتامی خطاب سیٹلائٹ کے ذریعہ نشر کیا گیا۔

یکم جون — حضور نے خطبہ عیدالاضحیٰ ناصر باغ جرمنی میں ارشاد فرمایا جو دنیا بھر میں نیلی کاسٹ کیا گیا۔

7 جون — چک 48 گ ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ایک 90 سالہ احمدی کی تدفین میں رکاوٹ ڈالی گئی۔

16 جون تا **6** جولائی — حضور کا سفر ناروے و سویڈن۔

16 جون — حضور نے ناروے کے لئے سفر کا آغاز فرمایا۔

17 جون — حضور کی برگن ناروے میں آمد۔

18 جون — حضور ناروے کے دوس مقام پر پہنچے جہاں مسلسل 24 گھنٹے دن رہتا ہے حضور نے Borguind مقام پر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

21 جون — حضور ناروک (ناروے) پہنچے۔

23 جون — حضور آلٹا (ناروے) پہنچے۔

25,24 جون — حضور 24 جون کو قطب شمالی کے قریب ترین علاقہ نارتھ کیپ پہنچے۔ جو کرہ ارض کا بلند ترین مقام ہے۔ حضور نے قافلہ کے ساتھ تاریخ میں پہلی دفعہ مغرب و عشاء اور پھر اگلے دن ساری نمازیں باجماعت یہاں ادا کیں۔ 25 جون کو حضور نے اس جگہ جمعہ پڑھایا۔ اور باقی نمازیں ادا کیں۔ اس طرح وہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ دجال کے زمانہ میں غیر معمولی لمبے دن ہوں گے اور وقت کا اندازہ کر کے نمازیں ادا کرنا۔ حضور نے اس خطبہ میں شامل ہونے والوں کے نام بھی بیان فرمائے۔

عشق کا دریا

آنکھیں موند کے، اک لمحے میں زیست کا منظر بدل دیا
وصل کی وادی میں جا پہنچے، میرا مقدر بدل دیا

داغ ہجرت دل پر سہہ کر عشق کا دریا پار کیا
ایک مہاجر نے پھر جا کر سارا منظر بدل دیا

آپ کا ایم۔ٹی۔اے ہے مرزا طاہر احمد زندہ باد
آپ نے پس منظر میں جا کر سب کچھ یکسر بدل دیا

قادر مطلق خود کہتا ہے ''انی معک یا مسرور''!
ایک نظر ڈالی ہم سب پر سب کو سراسر بدل دیا

چہرہ اس کا ہے پر نور، دل اس کا ، دکھ درد، سرور
ہاتھ میں ہاتھ لیا جب اس نے دل کا مصدر بدل دیا

ان کی آنکھ کا تارا ہے وہ، ان کا راج دلارا ہے وہ
مولا ان کا حافظ و ناصر ، سارا ہی گھر بدل دیا

راجہ غالب احمد

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب (افغانستان) کے شاگرد

حضرت مولوی عبدالستار خان صاحب المعروف بزرگ صاحب کے حالات زندگی

آپ قرآن وحدیث کی تعلیم دیا کرتے اور اپنے حجرہ میں حضرت مسیح موعود کی کتابوں کا درس جاری کیا تھا

محترم سید میر مسعود احمد صاحب

قسط دوم آخر

حضرت مصلح موعود مزید فرماتے ہیں:۔

جب کوئی ایسا شخص فوت ہوتا ہے جو مقبول بارگاہ الٰہی ہو تو ان کی وفات کا زمین وآسمان پر اثر ضرور ہوتا ہے۔ حدیثوں میں اس قسم کا مضمون آتا ہے کہ جب مومن بندے کی جان نکالنے کا وقت آتا ہے تو اس وقت اللہ تعالیٰ کو بہت تردّد ہوتا ہے جو یقیناً زمین وآسمان کو ہلا دینے والا ہوتا ہے۔

میں نے ذکر کیا تھا کہ بعضوں کے لئے الہام ٹھوکر کا موجب ہو جاتا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں بھی کئی لوگ ایسے ہیں جو الہام کو اپنی شہرت کا ذریعہ بنانا چاہتے ہیں اور اس طرح انہیں ٹھوکر لگ جاتی ہے۔ مگر مولوی عبدالستار صاحب کو کثرت سے الہامات ہوتے تھے۔ باوجود اس کے انہوں نے کبھی الہامات کو اپنی بڑائی کا ذریعہ نہیں بنایا۔

خلافت کی اطاعت اور سلسلہ کے نظام کا احترام ان کے اندر پورے طور پر پایا جاتا تھا اور وہ ہمیشہ اپنے آپ کو سلسلہ کا جزو سمجھتے تھے۔ میں نے انہیں دیکھا کہ اگرچہ عبادات کی کثرت اور صحت کی کمزوری کی وجہ سے منحنی اور کمزور رہتے تھے مگر جب کبھی کوئی ایسا واقعہ ہو جس میں غیروں سے مقابلہ کی ضرورت پیش آئے وہ باوجود کمزوری کے جوانوں کی طرح وہاں پہنچ جاتے۔

ابھی پچھلے دنوں میری موجودگی میں سکھوں سے جب فساد ہوا تو ایک نوجوان پٹھان نے بتلایا کہ میں کمرے میں کوئی چیز تلاش کر رہا تھا۔ مولوی صاحب کہنے لگے کیا کام ہے۔ میں نے کہا کہ سکھوں سے احمدیوں کی لڑائی ہوگئی ہے۔ آپ اس وقت بیمار اور کمزور تھے۔ یہ سنتے ہی گھبرا کر چارپائی پر ہلنے لگے اور کہنے لگے پھر تم یہاں کیا دیکھ رہے ہو جلدی کیوں نہیں جاتے..................

وہ اپنے آپ کو نظام سے بالا نہیں سمجھتے تھے...... میں نے ان میں ہمیشہ یہ خوبی دیکھی کہ وہ اطاعت اور سلسلہ کے نظام کا احترام پوری طرح رکھتے تھے۔ پٹھانوں کے لئے ان کا وجود ایک نعمت غیر مترقبہ تھا۔ وہی انہیں پڑھایا کرتے اور وہی لڑائی جھگڑے کے موقع پر انہیں نصیحت کرتے اور سمجھاتے۔ غرض بغیر اس کے کہ افغانستان سے آنے والے احمدیوں کی خبر گیری کے لئے ہمیں کچھ کرنا پڑتا وہ خود ہی ان کی تعلیم وتربیت کا انتظام کر دیتے..................

خدا نے ان کو توکل کا مقام عطا فرمایا تھا۔ وہ نہایت سیر چشم واقع ہوئے تھے۔ کبھی اتنے عرصہ میں کہ وہ قادیان میں رہے مجھے یاد نہیں کہ انہوں نے کبھی ایک دفعہ بھی اپنی ذاتی ضروریات کے لئے مجھے کسی قسم کی تحریک کی ہو۔ اور میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے ایسے سامان فرما دیا کرتا تھا کہ خود بخود ان کی ضروریات پوری ہو جائیں کیونکہ وہ شخص جو خدا پر توکل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے لوگوں کے دلوں میں خود الہام کرتا ہے کہ وہ اس کی مدد کریں۔ غرض اللہ تعالیٰ الہام کے ذریعہ ان کی امداد بھی کرا دیتا تھا۔

میں نے الہام کے بارہ میں جس قدر اپنی جماعت کے اشخاص دیکھے ہیں ان میں سے زیادہ ثابت قدم میں نے انہیں دیکھا ہے۔ الہام ہماری جماعت میں سے اور بھی لوگوں کو ہوتے ہیں مگر بعض ان میں سے ایسے ہوتے ہیں جو ایک وقت میں آ کر ٹھوکر کھا جاتے ہیں اور پھر تو کئی ایسے بھی ہیں جو مجھے دھمکیاں دینے لگ جاتے ہیں۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ چونکہ میں نے کبھی اپنے الہامات یا کشوف بیان نہیں کئے اس لئے مجھے الہامات ہوتے ہی نہیں اور اس طرح وہ اپنے کشوف اور الہامات سنا سنا کر مجھے ڈرانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے قرآن شریف کا جو علم دیا ہے اس کے ماتحت انسانوں کی دھمکیاں مجھ پر اثر نہیں کرتیں۔ چاہے دھمکی دینے والا ملہم کے لباس میں آئے، چاہے مامور کے لباس میں، چاہے بادشاہ کے لباس میں اور چاہے فقیر کے لباس میں۔

میں جانتا ہوں کہ کلام اور کلام کے پانے والوں کے کیا درجے اور مراتب ہوتے ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان درجوں کو خوب سمجھتا ہوں۔ اس لئے مجھ پر ہمیشہ وہی چیز اثر کرتی ہے اور اتنا ہی کرتی ہے جو اثر والی ہو اور جتنی اس میں تاثیر پائی جاتی ہو۔ اس سے زیادہ اوپر اور نیچے مجھ پر کوئی چیز اثر نہیں ڈال سکتی۔ •

مولوی عبدالستار صاحب افغان کو میں نے دیکھا ہے کہ انہیں کثرت سے الہامات ہوتے تھے۔ مگر باوجود اس کے وہ خلافت کا انتہائی ادب کرتے اور سوائے ایک دفعہ کے میرے اور ان کے درمیان کبھی غلط فہمی پیدا ہونے کا موقع نہیں آیا۔ وہ بھی اس طرح کہ ایک شخص نے میرے پاس بیان کیا کہ مولوی صاحب ایسی ایسی باتیں بیان کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ مولوی صاحب ایسا تو نہیں کہتے ہونگے، تمہیں غلطی لگی ہوگی۔ چنانچہ اس کے فوراً بعد مولوی صاحب کو پتہ لگا تو انہوں نے میرے پاس تردید کی اور کہا کہ میں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی..................

میں تاریخ میں جماعت کے ایک نیک اور اچھے شخص کے نمونہ کو قائم کرنے کے لئے یہ خطبہ کہہ رہا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول کو بھی آپ کا اتنا خیال تھا کہ جن چند لوگوں کو آپ نے امام الصلوٰۃ کے طور پر مقرر کیا ہوا تھا ان میں سے ایک آپ بھی تھے۔

غرض جہاں میں چاہتا ہوں کہ تاریخ میں ان مخلص اور خدا رسیدہ لوگوں کے نام رہ جائیں وہاں میں نوجوان احمدیوں اور نئے احمدی بننے والوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس قسم کا اخلاص اور ایمان پیدا کریں اور انہیں اللہ تعالیٰ پر ایسا یقین معرفت اور توکل ہو کہ اللہ تعالیٰ ان سے براہ راست ہمکلام ہو اور وہ اس مقام پر کھڑے ہوں کہ ان کی وفات آسمان اور زمین کو ہلا دینے کا موجب ہو......... یاد رکھو کہ یقین کے مقام پر وہ شخص ہوتا ہے جو کامل تعشق، کامل عبودیت اور کامل توکل پیدا کرتا ہے اور......... اللہ کی محبت اور عشق میں گداز ہو جاتا ہے"

(الفضل 3 نومبر 1932ء)

حضرت بزرگ صاحب کی بعض روایات

ایک دفعہ یوروپ سے کسی شخص نے کوئی کھانے کی چیز از قسم حلوہ سیدنا حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بھجوائی۔ حضور نے اسے اپنے موجود احباب میں تقسیم کر دیا۔ مولوی عبدالستار خان صاحب اس وقت موجود نہ تھے حضور نے ان کے لئے دگنا حصہ رکھ لیا۔ جب وہ حاضر خدمت ہوئے تو انہیں ان کا حصہ دے دیا۔ مولوی صاحب ان دنوں جسم میں درد اور کھانسی کے عارضہ سے بیمار تھے۔ وہ حلوہ کھانے سے ان کی شکایت جاتی رہی اور وہ بالکل تندرست ہو گئے۔

(اخبار الفضل 17 نومبر 1933ء)

☆ محمد فاضل ابن نور محمد سکنہ کبیر والا، ضلع ملتان (حال ضلع خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ وہ قادیان گئے۔ اس وقت موسم سرما تھا۔ ان کے پاس اوڑھنے کو کوئی کپڑا نہ تھا۔ ان دنوں مولوی عبدالستار خان صاحب کابلی بھی موجود تھے۔ ہم دونوں حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب (خلیفۃ المسیح اول) کے مطب میں سوئے۔ حضرت مولانا حکیم صاحب نے انہیں دو لحاف دے دیئے۔ رات کو اٹھ کر دونوں تہجد پڑھتے تھے۔

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کو جب سیر کے لئے تشریف لے جاتے تو دونوں سردی کی وجہ سے پہلے ہی دھوپ میں جا بیٹھتے تھے......... حضور جب باہر تشریف لاتے تو ہماری طرف دیکھتے تھے۔ جب ہماری نظریں اٹھتیں تو حضور اپنی نظریں نیچی کر لیتے تھے۔ اس وقت مولوی عبدالستار خانصاحب کی حالت ایک مجذوب کی سی تھی۔ ان میں جذبہ محبت انتہا تک پہنچا ہوا تھا۔

(ملخص از رجسٹر روایات رفقاء جلد نمبر 7 صفحہ 236)

☆ اخبار الحکم 24 نومبر 1901ء رقمطراز ہے کہ:۔

خوست علاقہ غزنی سے حضرت اقدس کے ایک مخلص مرید مولوی عبدالستار صاحب مع اپنے تین رفیقوں کے تشریف لائے۔ مولوی عبدالستار صاحب کی زبانی ہمیں معلوم کر کے از بس افسوس ہوا کہ ہمارے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک مخلص دوست مولوی عبدالرحمٰن صاحب جو علاقہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اشاعت کا موجب ہوئے کسی ناخدا ترس کے اشارہ سے شہید کر دیئے گئے۔

(اخبار الحکم 24 اکتوبر 1901ء صفحہ 15)

☆ بزرگ صاحب نے بیان کیا کہ حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف صاحب کی قربانی کے بعد میرا دل گھبرا رہا تھا بوقت خواب میری زبان پر جاری ہوا "آتش عشق آمد وگرد وجوار من بسوخت"۔

☆ بزرگ صاحب نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم نے فرمایا کہ میری زبان پر جاری ہوا کہ "درویشان سنگ برامیدارند" یعنی جو درویش ہوتے ہیں اگر ان پر پتھر برسائے جائیں تو پرواہ نہیں کرتے۔

☆ بزرگ صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ امیر حبیب اللہ خان کو میں نے خواب میں دیکھا تو میری زبان پر آیا (۔) یعنی اے فرعون میں تجھے ہلاک شدہ

یقین کرتا ہوں۔

☆بزرگ صاحب نے بیان کیا کہ قادیان میں قیام کے دوران ایک مرتبہ حضرت مرحوم نے بیان کیا کہ: "قادیان میں وہی آرام سے رہتا ہے جو درود شریف بہت پڑھتا ہے اور حضرت مسیح موعود کے (ساتھیوں) سے محبت رکھتا ہے۔

جب منارۃ المسیح مکمل ہو جائے گا تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کمالات اور فیضان کا نزول ہوگا۔

(سید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ دوم صفحہ 20)

☆ بزرگ صاحب نے بیان کیا کہ ایک روز حضرت صاحبزادہ صاحب کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ آپ نے فرمایا: "میں دیکھتا ہوں کہ ملائکہ نے میرے سبب بہت سے لوگوں کو قتل کیا ہے۔ میں کیا کروں میں نے تو کسی کو قتل نہیں کیا۔

(سید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ دوم صفحہ 20)

☆ بزرگ صاحب نے بیان کیا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں بارہا آسمان پر گیا ہوں اور لوگ جو سات آسمان بتاتے ہیں ان سے کہیں زیادہ آسمان ہیں۔

(اخبار الحکم 14 دسمبر 1935ء)

☆بزرگ صاحب نے بیان کیا کہ صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ میں جنت میں بہت دفعہ داخل ہوتا ہوں اور میوے کھاتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ تمہارے واسطے بھی پھل لاؤں۔ ے خواہم از جنت چیز ہائے برائے شما آورم۔ مگر مجھے اجازت نہیں۔

(اخبار الحکم 14 دسمبر 1935ء)

☆بزرگ صاحب نے بیان کیا کہ صاحبزادہ صاحب نے فرمایا میں جو باتیں لوگوں کو سناتا ہوں اس سے بہت کم درجہ کی باتوں پر لوگوں کو قتل کر دیا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت سے جب میں یہ باتیں کرتا ہوں تو مجھ پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کو میرا مارنا منظور ہوگا تو یہ حکمت کا طریق مجھ سے چھین لیا جائے گا۔

(شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ دوم صفحہ 14)

☆بزرگ صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ ہم نے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کو پہچانا تھا۔ اس کے دروازے کی زنجیر کھٹکھٹاتے تھے لیکن حضرت مسیح موعود نے ہمیں کھٹکھٹانے کی ترکیب بتائی ہے کہ اس طرح کھٹکھٹاؤ تو دروازہ کھولا جائے گا"

(چشمدید واقعات شہید مرحوم حصہ دوم صفحہ 17)

☆سید احمد نور نے بیان کیا کہ ایک روز حضرت صاحبزادہ صاحب نے مولوی عبدالستار خان سے کہا کہ میرے چہرے کی طرف دیکھو۔ مولوی صاحب دیکھنے لگے لیکن دیکھ نہ سکے اور نظریں نیچی ہو گئیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کا چہرہ سورج کی طرح روشن تھا، اسے دیکھنے سے آنکھیں چندھیا جاتی تھیں۔ مولوی عبدالستار خان نے سُبْحَان اللّٰہ، سُبْحَان اللّٰہ کہنا شروع کر دیا۔

(شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ اول صفحہ 2)

☆بزرگ صاحب بیان کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود سے حضرت صاحبزادہ صاحب کو بڑی محبت تھی۔ ان کا رنگ عاشقانہ رنگ تھا۔ جب وہ حضور کی مجلس میں بیٹھتے تھے تو ان کی حالت اور کی اور ہو جاتی تھی۔ فرمایا کرتے تھے کہ:

"میں نے حضرت مسیح موعود کو جس رنگ میں دیکھا ہے کسی نے نہیں دیکھا.................."۔

صاحبزادہ صاحب جب حضور کی مجلس میں بیٹھتے تو حضور کے پاؤں دبایا کرتے تھے۔

(اخبار الحکم 21 مارچ 1931ء صفحہ 3)

☆بزرگ صاحب بیان کرتے تھے کہ:

ایک مرتبہ صاحبزادہ صاحب حضرت مسیح موعود کے باغ کی طرف سیر کو جا رہے تھے تو راستہ میں مجھے اور عبدالجلیل سے کہا کہ میرے ماتھے کی طرف دیکھو کہ تم اس کو دیکھنے کی طاقت رکھتے ہو۔ جب ہم نے دیکھا تو وہ ایسا چمکتا تھا جیسے آفتاب۔ ہماری آنکھیں خیرہ ہو گئیں اور ہم نے نظر نیچی کر لی۔

ایک مرتبہ رات کے وقت بھی ایسا واقعہ ہوا۔ آپ مہمان خانہ میں کوٹھڑی میں تشریف رکھتے تھے۔ اور یہ زمانہ ان کے کمال عشق کی حالت کا تھا۔ جب میں نے اور عبدالجلیل نے نظر کی تو ایک بہت بڑے روشن ستارے کی طرح معلوم ہوا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ ہمارے ساتھ وزیر محمد (وزیری ملاّ) بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ مجھے نظر نہیں آیا۔ اس پر آپ نے فرمایا: "شما تقویٰ ندارید" یعنی تمہیں تقویٰ نصیب نہیں۔

(الحکم 14 دسمبر 1935ء)

(نوٹ: مولوی عبدالجلیل صاحب رفیق تھے اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے خادم خاص تھے۔ جب حضرت صاحبزادہ صاحب کو گرفتار کر کے کابل لایا گیا تو وہ ساتھ آئے تھے انہوں نے بھی قید و جلاوطنی کی صعوبتیں اٹھائی تھیں)۔

☆بزرگ صاحب نے بیان کیا کہ جب صاحبزادہ عبداللطیف قادیان سے خوست واپس جا رہے تھے تو راستہ میں میں نے کہا کہ وہاں آپ کو قتل کر ڈالیں گے۔ اس پر آپ نے فرمایا "من نہ میرم"۔ اور یہ بھی کہا "موت با من نہ آئید"۔ جب آپ قربان ہو گئے تو رؤیا میں مجھے ان کی زیارت ہوئی۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ تو کہتے تھے کہ "موت با من نہ آئید"۔ انہوں نے جواب میں فرمایا: "کارہائے خدا ہم عظیم است"۔ (الحکم 14 دسمبر 1933ء)

(نوٹ از مرتب: صاحبزادہ صاحب کے اس قول کی وضاحت کہ موت مجھ پر نہ آئے گی سیدنا حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد سے ہوتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:

"اولیاء اللہ اور وہ خاص لوگ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوتے ہیں وہ چند دنوں کے بعد پھر زندہ کئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یعنی تم ان کو مردے مت خیال کرو۔ جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جاتے ہیں وہ تو زندے ہیں۔ پس صاحبزادہ صاحب مرحوم کا اسی مقام کی طرف اشارہ تھا"۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 56 تا 58)

بزرگ صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

واقعہ سنگساری کے متعلق (رویا میں) میں نے دریافت کیا کہ آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی۔ فرمایا "مجھے کوئی دکھ نہیں ہوا اور میں نے کوئی تکلیف محسوس نہیں کی"۔

(الحکم 14 دسمبر 1935ء)

بزرگ صاحب نے فرمایا کہ:

"ایک دفعہ انہوں نے حضرت مسیح موعود سے پوچھا کہ بعض صوفیاء کہتے ہیں کہ ادراک کنہہ باری تعالیٰ محال ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ممکن ہے' ان میں سے کون سا فریق حق پر ہے"۔ آپ نے فرمایا: ادراک کی کنہہ باری تعالیٰ کے یہ معنی نہیں کہ یہ معلوم کیا جائے کہ خدا تعالیٰ کیا چیز ہے اور یہ ناممکن ہے۔ جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کہا تھا کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے رسول ہو کر آیا ہوں۔ تو فرعون نے سوال کیا کہ خدا کیا چیز ہے۔ اس پر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: یعنی آسمانوں اور زمین کا اور سب کا وہ ربّ ہے بشرطیکہ تم یقین کرو۔ اور فرعون نے کہا کہ اے لوگو تم سنتے ہو۔ اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ رب العالمین کیا چیز ہے۔

پھر موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تمہارا اور تمہارے باپ دادوں کا بھی وہی رب ہے۔ اس پر فرعون کہنے لگا کہ یہ رسول یقیناً مجنون ہے کیونکہ میں ذات باری تعالیٰ کی کنہہ پوچھتا ہوں اور وہ افعال باری تعالیٰ بیان کرتا ہے۔

یہ بیان کر کے حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

"کنہہ معلوم کرنے کے معنی یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کا احاطہ کیا جائے۔ اور یہ نہیں ہو سکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام افعال باری تعالیٰ سے کیوں جواب دیتے۔ دلیل میں حضرت مسیح موعود نے یہ آیت تلاوت فرمائی **لا تدركه الابصار**

(الحکم 21 مارچ 1935ء)

☆بزرگ صاحب فرماتے تھے:

"کرم دین کا مقدمہ جب بہت لمبا ہو گیا تو حضرت مسیح موعود گورداسپور ہی میں مقیم ہو گئے۔ مقدمہ کے آخری ایام میں میں بھی گورداسپور چلا گیا تھا۔ ان دنوں میں کچھ بیمار تھا۔ جب حضرت مسیح موعود کی زیارت ہوئی تو آپ نے بہت محبت سے میرا حال دریافت فرمایا اور فرمایا:

"تم بیمار معلوم ہوتے ہو"

حضرت خلیفۃ المسیح اول نے بھی فرمایا کہ چہرے کا رنگ متغیر ہے۔

حضور کی عادت تھی کہ کوئی چھوٹا آدمی بھی ملنے کے لئے آتا تو یوں اس کا حال دریافت فرماتے تھے جیسے کسی بڑے آدمی کا حال دریافت کیا جاتا ہے۔ پرسان حال کے وقت آپ کا لہجہ بہت شیریں ہوا کرتا تھا۔ الغرض میں بھی وہیں مقیم ہو گیا۔

ایک دن بذریعہ ڈاک ایک جرمن عورت نے حضور کو حلوہ بھیجا اور ساتھ ہی ایک خط لکھا کہ آپ سچے ہیں اور آپ وہی مسیح ہیں جس کا وعدہ دیا گیا تھا۔

حلوہ بہت ہی مقوی چیزوں سے بنا ہوا تھا۔ حضور کی عادت تھی کہ جب آپ کے پاس کوئی چیز آتی تھی تو اس کو اپنے دوستوں میں بھی تقسیم فرمایا کرتے تھے اور اس میں ہر چھوٹے بڑے کا خیال رکھا کرتے تھے۔ اگرچہ اس وقت میں وہاں موجود نہ تھا مگر حضور نے میرے لئے اس حلوے میں سے عام تقسیم سے دگنا حصہ رکھوایا۔ جب میں نے اس حلوے کو کھایا تو میری بیماری اس حلوے سے دور ہو گئی۔

(الحکم 21 مارچ 1935ء)

بزرگ صاحب نے بیان کیا کہ مقدمہ کرم دین میں حضرت مسیح موعود اکثر لوگوں کو فرمایا کرتے تھے کہ یہ مقدمہ ہمارے حق میں ہوگا۔ یہ مقدمہ دو سال تک لمبا ہو گیا اور اس کی طوالت کی وجہ سے طبیعتیں تنگ ہو رہی تھیں کہ کب فیصلہ ہو۔ ایک کشفی حالت میں میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے۔ (ہم اپنے فرستادوں کی مدد کرتے ہیں) میں نے اس کشفی حالت میں ہی کہا کہ مدد کب دی جائے گی تو جواب میں یہ الفاظ جاری ہوئے (آج ہی) میں نے حضرت اقدس کو اس کشف کی اطلاع دے دی تھی۔ خدا کے فضل کی یہ بات ہے کہ اسی دن اس مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا جو ہمارے حق میں تھا۔ (الحکم 21 مارچ 1935ء)

بزرگ صاحب نے بیان کیا کہ کرم دین کے مقدمہ سے واپسی پر حضور نے بعض کو حکم دیا کہ تم چھینہ سٹیشن پر اتر کر قادیان پہنچو اور بعض کو یکوں پر اپنے ساتھ آنے کا حکم دیا اور بعض کو (سامان والے) گڈوں کے ساتھ آنے کا حکم دیا۔

میں پیدل روانہ ہو گیا۔ نہر کے قریب جب ہم پہنچے تو حضور کا رتھ آ گیا۔ حضور.............. جب واپس آ رہے تھے تو ہم نے.............. چادر تان کر حضور کے لئے سایہ کر دیا اور حضور سایہ میں چلنے لگے۔ حضور نے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ تم پیدل کیوں آ رہے ہو تم کو یکہ پر سوار ہونا چاہئے۔ میں نے عرض کی کہ حضور میں پیدل چل سکتا ہوں۔ نہر کے دوسری طرف (حضرت) خلیفہ اوّل اور بہت سے احباب یکوں پر انتظار کر رہے تھے۔

حضرت خلیفۃ اوّل کو جب معلوم ہوا کہ حضور نے ایسا فرمایا ہے تو (انہوں) نے مجھے بلایا اور حکم دیا کہ یکے پر بیٹھو اور فرمایا کہ.............. تم کو لازماً بیٹھنا پڑے گا۔ چنانچہ میں بیٹھ گیا"

(الحکم 26 مئی 1935ء صفحہ 5)

بزرگ صاحب نے بیان کیا کہ:

"حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے نکاح کی تقریب میں حضرت خلیفۃ المسیح اول نے خطبہ پڑھا اور خطبہ میں حضرت نواب صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ:

باقی صفحہ 6 پر

جماعت کپور تھلہ سے تعلق رکھنے والے سیدنا حضرت مسیح موعود کے جلیل القدر رفیق

حضرت منشی محمد اروڑے خان صاحب کی بے مثال مالی قربانیاں

سو روپیہ انعام میں سے ایک روپے کا کرتہ بنا کر 99 روپے مسیح موعود کی خدمت میں بھیج دیئے

محمد جاوید صاحب

ایک دفعہ حضرت میر ناصر نواب صاحب لنگر کے لئے چندہ جمع کرنے گئے۔ میر صاحب نے منشی اروڑے خان صاحب سے فرمایا کہ لنگر مقروض ہے آپ کچھ چندہ دیں انہوں نے دو روپے نکال کر دیئے اور کہا کہ یہ آپ کی نذر ہیں اور پھر دو پونڈ نکال کر دیئے اور کہہ دیا کہ حضرت اماں جان کی خدمت میں دے دیں۔

(الحکم 7 دسمبر 1934ء)

ایک دفعہ حضرت منشی صاحب کو ایک سو روپیہ انعام ملا ان کا ایک بھائی درزی کا کام کرتا تھا اسے بلا کر فرمانے لگے کہ ایک روپے میں دو کرتے بنا دو اس نے کہا کہ منشی جی یہ تو مشکل ہے۔ فرمایا کہ ایک روپے سے زیادہ خرچ نہیں کر سکتا۔ تب اس نے کہا کہ اچھا میں کوشش کروں گا اور آپ نے باقی ننانوے روپے حضرت اقدس کی خدمت میں بھیج دیئے۔ (الحکم 7 دسمبر 1934ء)

روپیہ حضور کے قدموں میں ڈال دیتے

حضرت سید عزیز الرحمان صاحب بریلوی مہاجر قادیان لکھتے ہیں:-

حضرت منشی محمد اروڑے خان صاحب کو حضرت مسیح موعود سے ایک عشق تھا اور وہ سب کچھ حضور پر فدا کر چکے تھے آپ کی حالت یہ تھی کہ آپ ہر ممکن طریق سے اپنے مال کو بچاتے رہتے تھے اور اس طرح سے جمع کرتے جیسے کوئی بخیل مال کو جمع کرتا ہے اور اس روپیہ کو ایک ہمیانی میں جمع کرتے جاتے اور کہیں کمیشن کی فیس اور تنخواہ میں سے جس قدر بچے سب اس ہمیانی میں ڈال لیتے جب وہ بھر جاتی تو میرے پاس آتے اور مجھے ساتھ لے جا کر وہ ہمیانی دکھاتے اور کہتے کہ:-

ہن نشہ اتر گیا ہے قادیان چلو۔ یہ دیکھ ہمیانی روپے نال بھر گئی ہے۔ کبھی میں کہتا کہ میں تو نہیں جا سکتا تو مجھے دھکا دے کر کہتے کہ "جا" اور آپ تنہا چلے جاتے اور اگر میں کہتا کہ میں چلوں گا تو سینے سے لگا لیتے اور کہتے کہ

تو میرا ابھرا ہے۔ چل!

اور بڑی خوشی سے قادیان کا سفر کرتے اور جب قادیان پہنچ جاتے تو حضرت مسیح موعود کے قدموں پر ہمیانی کھولتے اور حضور کے پیروں تلے روپیہ ڈال دیتے۔ (الحکم 21 نومبر 1934ء)

جب کرتہ پھٹتا

حضرت سید عزیز الرحمان صاحب فرماتے ہیں:-

"منشی محمد اروڑے خان صاحب کی توند بھاری تھی جب ایک کرتا پیٹ پر سے پھٹتا تب دوسرا بناتے تھے۔ یہ کوئی کنجوسی نہ تھی بلکہ حضرت اقدس سے ایک والہانہ عشق تھا۔ جس طرح سے جو کچھ بھی ہو سکتا بچاتے اور حضرت اقدس کے قدموں میں لا کر ڈالتے تھے۔

(الحکم 28 جنوری 1935ء)

سب کچھ سلسلہ کی نذر

منشی اروڑے صاحب مرحوم عدالت میں نقشہ نویس تھے۔ پھر ترقی پا کر نائب تحصیلدار تحصیل بھونگہ میں ہو گئے۔ فقیرانہ زندگی تھی اور لوگ انہیں باپ کی جگہ سمجھتے تھے۔ مسٹر ایل فرنچ کپورتھلہ کے وزیر اعظم تھے۔ جو بعد میں پنجاب گورنمنٹ کے چیف سیکرٹری ہو کر سبکدوش ہوئے وزیر اعظم موصوف نہایت دبدبہ والے حاکم تھے۔ ہر ادنیٰ و اعلیٰ ان کی تادیب سے لرزاں و ترساں تھا۔ لیکن منشی اروڑا صاحب کی وہ بہت تعظیم کرتے تھے۔ کہ افسر ایسا ہونا چاہئے جو اپنی سادگی اور دیانت کی وجہ سے رعایا کے دل میں گھر کر جائے۔ وزیر اعظم موصوف ایک دفعہ دورہ پر گئے۔ اور لوگوں سے پوچھا کہ تمہارا تحصیلدار کیسا ہے۔ سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ وہ تو ہمارے لئے باپ کی بجائے ہے۔ اور ہمارا سچا ہمدرد ہے۔ وزیر اعظم نے منشی صاحب کا گھر جا کر دیکھا تو چند ڈھوبروں کے سوا وہاں کچھ نہ تھا بہت متاثر ہوئے۔ منشی اروڑے صاحب کا معمول تھا کہ اپنی قوت لایموت کے لئے کچھ روپے اپنی تنخواہ میں سے رکھ کر باقی سلسلہ کے کاموں میں دے دیتے تھے یا حضرت اماں جان کی نذر کر دیتے تھے۔ (رفقاء احمد جلد چہارم ص 8)

مطبع کے لئے چندہ

1892ء میں جلسہ سالانہ کے موقع پر تجویز ہوا کہ تقویٰ کے قیام اور یورپ و امریکہ میں اشاعت دین حق کا سامان کیا جائے۔ اور قادیان میں اپنا مطبع قائم کیا جائے۔ اور ایک اخبار بھی جاری کیا جائے اور ایک واعظ سے پنجاب و ہندوستان کا دورہ کروایا جائے۔ مطبع کے لئے چندہ دینے والوں کی فہرست مرتب کی گئی۔ مولوی محمد حسین صاحب، منشی ظفر احمد صاحب، منشی اروڑے خان صاحب، منشی حبیب الرحمان صاحب، محمد خان صاحب، ان کے صاحبزادہ میاں عبدالمجید خان صاحب، منشی فیاض علی صاحب اور منشی عبدالرحمان صاحب میاں نظام الدین صاحب نے بھی چندہ لکھوایا۔ چنانچہ منشی حبیب الرحمان صاحب نے تیس روپے سالانہ، مولوی محمد حسین صاحب نے دو روپے سالانہ اور باقی احباب نے تین تین روپے سالانہ کا وعدہ کیا۔ (رفقاء احمد جلد چہارم ص 29)

تحفہ قیصریہ کی تصنیف

ملکہ وکٹوریہ کا جشن جوبلی منانے کے لئے سارے ہندوستان کی طرح قادیان میں سوا دو صد احباب باہر سے تشریف لائے۔ قادیان میں اظہار مسرت و تشکر کے طور پر جلسہ منعقد ہوا جس میں چھ زبانوں میں تقریریں کی گئیں۔ چندہ جمع ہوا غربا کو کھانا کھلایا گیا۔ چراغاں کیا گیا۔ باوجود سخت گرمی کے چارپائیاں نہ مل سکنے کے باعث احباب تین دن تک زمین پر ہی سوتے رہے۔ چنانچہ اس موقعہ پر حضرت منشی ظفر احمد صاحب، حضرت منشی اروڑے خان صاحب اور حضرت عبدالمجید خان صاحب نے بھی شرکت کی اور دو دو روپے چندہ دیا اس تقریب پر سیدنا حضرت اقدس نے ایک کتاب تحفہ قیصریہ تالیف کی جسے طبع کرا کے اس کی چند جلدیں نہایت خوبصورت مجلد کرا کے ملکہ وکٹوریہ وائسرائے ہند اور لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کو بھجوائیں۔ (رفقاء احمد جلد چہارم ص 31)

ناراض رہے

منشی ظفر احمد صاحب خود بیان کرتے ہیں۔ ایک دفعہ اوائل زمانہ میں حضرت مسیح موعود کو لدھیانہ میں کسی ضروری اشتہار کے چھپوانے کے لئے ساٹھ روپے کی ضرورت پیش آئی۔ اس وقت حضرت صاحب کے پاس اس رقم کا انتظام نہیں تھا۔ اور ضرورت فوری اور سخت تھی۔ منشی صاحب کہتے ہیں کہ میں اس وقت حضرت صاحب کے پاس لدھیانہ میں اکیلا آیا ہوا تھا حضرت صاحب نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ اس وقت یہ اہم ضرورت درپیش ہے کیا آپ کی جماعت اس رقم کا انتظام کر سکے گی۔ میں نے عرض کیا حضرت انشاء اللہ کر سکے گی۔ اور میں جا کر روپے لاتا ہوں۔ چنانچہ میں فوراً کپورتھلہ گیا اور جماعت کے کسی فرد سے ذکر کرنے کے بغیر اپنی بیوی کا ایک زیور فروخت کر کے ساٹھ روپے حاصل کئے۔ اور حضرت صاحب کی خدمت میں لا کر پیش کر دیئے۔ حضرت صاحب بہت خوش ہوئے اور حضرت صاحب نے جماعت کپورتھلہ کو (کیونکہ حضرت صاحب یہی سمجھتے تھے کہ اس نے رقم کا انتظام کیا ہے) دعا دی۔ چند دن کے بعد منشی اروڑے خان صاحب بھی لدھیانہ گئے۔ تو حضرت صاحب نے ان سے خوشی کے لہجہ میں ذکر فرمایا کہ "منشی صاحب اس وقت آپ کی جماعت نے بڑی ضرورت کے وقت امداد کی"۔ منشی صاحب نے حیران ہو کر پوچھا "حضرت کونسی امداد؟ مجھے تو کچھ پتہ نہیں"؟ حضرت صاحب نے فرمایا "یہی جو منشی ظفر احمد صاحب جماعت کپورتھلہ کی طرف سے ساٹھ روپے لائے تھے۔" منشی صاحب نے کہا "حضرت، منشی ظفر احمد صاحب نے مجھ سے تو اس کا کوئی ذکر نہیں کیا اور نہ ہی جماعت سے ذکر کیا۔ اور میں ان سے پوچھوں گا کہ ہمیں کیوں نہیں بتایا اس کے بعد منشی اروڑے صاحب میرے پاس آئے اور سخت ناراضگی میں کہا۔ کہ حضرت صاحب کو ایک ضرورت پیش آئی اور تم نے مجھ سے ذکر نہیں کیا۔ میں نے کہا منشی صاحب تھوڑی سی رقم تھی اور

میں نے اپنی بیوی کے زیور سے پوری کر دی۔ اس میں آپ کی ناراضگی کی کیا بات ہے۔ مگر منشی صاحب کا غصہ کم نہ ہوا۔ اور وہ برابر یہی کہتے رہے کہ حضرت صاحب کو ایک ضرورت پیش آئی تو تم نے یہ ظلم کیا کہ مجھے بتایا نہیں پھر منشی اروڑے خان صاحب چھ ماہ تک مجھ سے ناراض رہے۔ (رفقاء احمد جلد چہارم ص66)

رقم سے پونڈ جمع کر کے پیش کئے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

مجھے وہ نظارہ نہیں بھولتا اور نہیں بھول سکتا کہ حضرت مسیح موعود کی وفات پر ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے کہ ایک دن باہر سے مجھے کسی نے آواز دے کر بلوایا اور خادمہ یا کسی بچے نے بتایا کہ دروازہ پر ایک آدمی کھڑا ہے اور وہ آپ کو بلا رہا ہے۔ میں باہر نکلا تو منشی اروڑے خان صاحب مرحوم کھڑے تھے۔ وہ بڑے تپاک سے آگے بڑھے، مجھ سے مصافحہ کیا اور اس کے بعد انہوں نے اپنی جیب سے دو یا تین پونڈ نکالے۔ اور مجھے کہا کہ یہ اماں جان کو دے دیں۔ اور یہ کہتے ہی ان پر ایسی رقت طاری ہوگئی کہ وہ چیخیں مار کر رونے لگ گئے اور ان کے رونے کی طاقت اس قسم کی تھی کہ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے بکرے کو ذبح کیا جا رہا ہے۔ میں کچھ حیران سا ہو گیا کہ یہ کیوں رو رہے ہیں۔ مگر میں خاموش کھڑا رہا اور انتظار کرتا رہا کہ وہ خاموش ہوں تو ان کے رونے کی وجہ دریافت کروں۔ اسی طرح وہ کئی منٹ تک روتے رہے منشی اروڑے خان صاحب مرحوم نے بہت ہی معمولی ملازمت سے ترقی کی تھی پہلے کچہری میں وہ چپڑاسی کا کام کرتے تھے۔ پھر اہلمد کا عہدہ آپ کو مل گیا۔ اس کے بعد نقشہ نویس ہو گئے۔ پھر اور ترقی کی تو سررشتہ دار ہو گئے۔ اس کے بعد ترقی پا کر نائب تحصیل دار ہو گئے اور پھر تحصیلدار بن کر ریٹائر ہوئے۔ ابتدا میں ان کی تنخواہ دس پندرہ روپے سے زیادہ نہیں تھی۔ جب ان کو ذرا صبر آیا۔ تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ روئے کیوں ہیں۔ وہ کہنے لگے میں غریب آدمی تھا۔ مگر جب بھی مجھے چھٹی ملتی۔ پھر قادیان آنے کے لئے چل پڑتا تھا سفر کا بہت سا حصہ میں پیدل ہی طے کرتا تھا۔ تا کہ سلسلہ کی خدمت کے لئے کچھ پیسے بچ جائیں۔ مگر پھر بھی روپیہ ڈیڑھ روپیہ خرچ ہو جاتا۔ یہاں آ کر جب میں امراء کو دیکھتا کہ وہ سلسلہ کی خدمت کیلئے بڑا روپیہ خرچ کر رہے ہیں۔ تو میرے دل میں خیال آتا کہ کاش میرے پاس بھی روپیہ ہو۔ اور میں حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بجائے چاندی کا تحفہ لانے کے سونے کا تحفہ پیش کروں۔ آخر میری تنخواہ کچھ زیادہ ہوگئی۔ (اس وقت ان کی تنخواہ شاید بیس پچیس روپیہ تک پہنچ گئی تھی) اور میں نے ہر مہینے کچھ رقم جمع کرنی شروع کر دی اور میں نے اپنے دل میں یہ نیت کی کہ جب یہ رقم اس مقدار تک پہنچ جائے گی۔ جو میں چاہتا ہوں تو میں اسے پونڈ کی صورت میں تبدیل کر کے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ پھر کہنے لگے جب میرے پاس ایک پونڈ کے برابر رقم جمع ہوگئی تو وہ رقم دے کر میں نے ایک پونڈ لے لیا۔ پھر دوسرے پونڈ کے لئے رقم جمع کرنی شروع کر دی اور جب کچھ عرصہ کے بعد اس کے لئے رقم جمع ہو گئی تو دوسرا پونڈ لے لیا۔ اسی طرح میں آہستہ آہستہ کچھ رقم جمع کر کے انہیں پونڈ کی صورت میں تبدیل کرتا رہا۔ اور میرا منشاء یہ تھا کہ میں یہ پونڈ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پیش کروں گا۔ مگر جب دل کی آرزو پوری ہوگئی۔ اور پونڈ میرے پاس جمع ہو گئے تو............ یہاں تک وہ پہنچے تھے کہ پھر ان پر رقت کی حالت طاری ہوگئی۔ اور وہ رونے لگ گئے۔ آخر روتے روتے انہوں نے اس فقرے کو اس طرح پورا کیا۔ کہ جب پونڈ میرے پاس جمع ہو گئے۔ تو حضرت مسیح موعود کی وفات ہوگئی۔

(رفقاء احمد جلد 4 ص74)

اشتہار کے لئے مالی اعانت

حضرت منشی ظفر احمد صاحب لکھتے ہیں:-

عبداللہ آتھم کی پیشگوئی کی میعاد کے جب دو تین دن رہ گئے۔ تو محمد خان صاحب مرحوم اور منشی اروڑے صاحب مرحوم اور میں قادیان چلے گئے اور بہت سے دوست بھی آئے ہوئے تھے۔ سب کو حکم تھا کہ پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے دعائیں مانگیں۔ مرزا ایوب بیگ مرحوم برادر ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب اس قدر گریہ وزاری سے دعا مانگتا تھا کہ بعض دفعہ گر پڑتا تھا۔ گرمیوں کا موسم تھا۔ محمد خان صاحب اور منشی اروڑے صاحب اور میں بیت مبارک کی چھت پر سویا کرتے تھے۔ آخری دن میعاد کا تھا کہ رات کے ایک بجے کے قریب حضرت مسیح موعود ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ ابھی الہام ہوا ہے کہ اس نے رجوع بحق کر کے اپنے آپ کو بچالیا۔ منشی اروڑے صاحب مرحوم نے مجھ سے محمد خان صاحب اور اپنے پاس سے کچھ روپے لے کر جو 35,30 کے قریب تھے حضور کی خدمت میں پیش کئے۔ کہ حضور اس کے متعلق جو اشتہار چھپیں وہ اس سے صرف ہوں۔ حضور بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ ہم تمہارے روپے سے ہی اشتہارات چھپوائیں گے۔ ہم نے عرض کی کہ ہم اور بھی روپے بھیجیں گے ہم نے اسی وقت رات کو اتر کر بہت سے آدمیوں سے ذکر کیا کہ رجوع بحق ہو کر بچ گیا اور صبح کو پھر یہ بات عام ہوگئی۔ صبح کو ہندوؤں اور مسلمانوں کا ایک بہت بڑا مجمع ہو گیا کہ معلوم کریں کہ آتھم مر گیا یا نہیں۔ پھر ان لوگوں کو یہ الہام سنایا گیا۔ اس کے بعد ہم اجازت لے کر قادیان سے امرتسر آئے اور آ کر امرتسر میں دیکھا کہ عیسائیوں نے آتھم کا جلوس نکالا ہوا ہے۔ ایک ڈولا سا تھا جس میں آتھم بیٹھا تھا اور اس ڈولے کو اٹھایا ہوا تھا۔ اور وہ چپ چاپ ایک طرف کو گردن ڈالے بیٹھا تھا۔ پھر ہم کپورتھلہ چلے آئے۔ بہت سے آدمیوں نے مجھ سے چھیڑ چھاڑ بھی کی۔ ہم جب امرتسر سے قادیان گئے تھے۔ تو شائع شدہ اشتہار لوگوں کو دیئے۔ کیونکہ ہم تین دن قادیان ٹھہرے تھے۔ اور یہ اشتہار چھپ گئے تھے۔ (رفقاء احمد جلد چہارم ص99)

اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کو قبول فرمائے۔

بقیہ صفحہ 4

''آپ کے بخت آپ کے دادا صدر جہاں سے بہت اچھے ہیں کیونکہ ان کے نکاح میں ایک بادشاہ کی لڑکی آئی تھی اور آپ کے نکاح میں ایک (مامور) کی لڑکی آئی ہے۔ (حضرت مسیح موعود اس وقت خود بھی تشریف فرما تھے)

(الحکم 21 مارچ 1935ء صفحہ 3)

(نوٹ: اس جگہ یہ وضاحت ضروری ہے کہ مالیر کوٹلہ کے ایک بزرگ صدر جہاں تھے۔ بادشاہ بہلول لودھی ان کو ملا تو اس نے اپنی بیٹی کی شادی شیخ صدر جہاں سے کر دی)

ایک دفعہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب بیت مبارک میں داخل ہوئے۔ بحث یہ تھی کہ مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک مضمون سلسلہ کے مخالفوں کے متعلق لکھا تھا۔ مولوی محمد احسن صاحب کہتے تھے کہ آپ نے یہ مضمون بہت سخت لکھا ہے۔ مولوی عبدالکریم صاحب فرماتے تھے کہ میں نے تو کہا تھا کہ مجھ سے مضمون مت لکھواؤ۔ میں سخت لکھوں گا۔

یہ گفتگو بڑھتے بڑھتے تیز ہو گئی۔ اتنے میں حضرت مسیح موعود تشریف لائے۔ آپ نے دیکھتے ہی فرمایا (یعنی اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو) اس پر وہ دونوں خاموش ہو گئے۔ تب حضور دونوں کو نصیحت فرمانے لگے جس میں اختلاف سے اپنی نفرت کا اظہار فرمایا۔

(الحکم 21 مارچ 1935ء)

نوٹ: اس مضمون کی روایت سیرت المہدی مصنفہ میاں بشیر احمد صاحب میں بھی درج ہے۔ دونوں میں الفاظ اور راویوں کا اختلاف ہے۔

(سید مسعود احمد مرتب ھذا)

بزرگ صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد صاحبزادہ صاحب مرحوم مجھے خواب میں نظر آئے تو میں نے انہیں پہلے سے زیادہ خوش پایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت کی ملاقات کا نتیجہ تھا۔

(الحکم 14 دسمبر 1935ء)

(الفضل انٹرنیشنل 11 اکتوبر 2002ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34997 میں رضا محمد انجم ولد چوہدری عطاء محمد قمر قوم اعوان پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2 فروری 2003ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رضا محمد انجم ولد چوہدری عطاء محمد قمر ترگڑی ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری عطاء محمد قمر والد موصی گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید بھٹی ولد محمد حسین بھٹی مرحوم ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر 34998 میں عطیۃ الکریم بنت چوہدری نعمت علی قوم مہان جٹ پیشہ طالب علمی عمر 21 سال چھ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قذافی کالونی ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 17 اگست 2002ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عطیۃ الکریم بنت چوہدری نعمت علی ملتان گواہ شد نمبر 1 مرزا مبشر احمد ملتان گواہ شد نمبر 2 محمود احمد وڑائچ وصیت نمبر 25731۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم مبارک احمد صاحب فیضی معلم وقف جدید ابن مکرم حبیب احمد صاحب محلہ ناصر آباد بھکھی روڈ شیخوپورہ شہر کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ شہناز کوثر صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب بھٹی میانوالی بنگلہ ضلع سیالکوٹ مبلغ-/18000 روپے حق مہر پر مورخہ 12 جون 2003ء بروز جمعرات مکرم چوہدری منور احمد صاحب ریواز گارڈن لاہور نے کیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس رشتہ کو ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں کیلئے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم حاجی احمد صاحب رند بلوچ دارالعلوم وسطی ربوہ مورخہ 23 جون 2003ء کو بعمر 52 سال فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئیں۔ اگلے روز مورخہ 24 جون کو ان کی نماز جنازہ صبح 9-00 بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ دو بیٹے اور چھ بیٹے بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

ولادت

مکرم شہزاد احمد سلیم صاحب مروٹ ضلع بہاولنگر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک بیٹی کے بعد 27 جون 2003ء بروز جمعۃ المبارک بیٹے سے نوازا ہے۔ بچہ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بچے کا نام فراز احمد عطا فرمایا تھا۔ نومولود مکرم ڈاکٹر محمد سلیم صاحب صدر جماعت 327.HR مروٹ کا پوتا اور مکرم محمد ظفر صاحب 278/H.R کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک سیرت خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

درخواست دعا

مکرم نذیر بیگم صاحبہ گجرات کے بیٹے مکرم عبدالسلام خالد صاحب حال مقیم جرمنی ڈاکٹرز نے دل کا بائی پاس آپریشن تجویز کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔

ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کی ویکسین اور آخری ٹیکہ

☆فضل عمر ہسپتال میں مورخہ 12 / جولائی 2003ء بروز ہفتہ بوقت 8 بجے صبح تا 4 بجے شام ہیپاٹائٹس سے بچاؤ کے لئے انجکشن لگائے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ پچھلے سال جولائی 2002ء کو لگنے والی ویکسین کی بوسٹر ڈوز (Booster Dose) بھی لگائی جا رہی ہے۔ اگر بوسٹر ڈوز نہ لگوائی گئی تو پچھلے تمام ٹیکوں کا اثر زائل ہو جائے گا۔ احباب استفادہ کے لئے تشریف لائیں اور مزید معلومات کے لئے استقبالیہ فضل عمر ہسپتال سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

انٹرویو معلمین کلاس وقف جدید 2003ء

وقف جدید انجمن احمدیہ کے تحت نئی معلمین کلاس کیلئے داخلہ اور انٹرویو مورخہ 18۔ اگست 2003ء بروز سوموار صبح ساڑھے آٹھ بجے دفتر وقف جدید ربوہ میں ہوگا۔ طلباء سے بروقت تشریف لانے کی درخواست ہے۔ نئے واقفین کیلئے بغرض یاددہانی عرض ہے کہ اپنی درخواستیں مقامی صدر / امیر صاحب ضلع کی تصدیق کے ہمراہ ناظم ارشاد وقف جدید کو جلد ارسال فرماویں۔

مطلوبہ کوائف وشرائط

☆ذاتی کوائف: (نام۔ ولدیت۔ سکونت۔ عمر تعلیم۔ تاریخ بیعت)

☆تعلیم کم ازکم میٹرک C گریڈ کے ساتھ۔ سند کی فوٹو کاپی ہمراہ ارسال کریں۔

☆ قرآن کریم ناظرہ صحت وتلفظ کے ساتھ پڑھنا آتا ہو اور بنیادی دینی معلومات سے واقفیت ضروری ہے۔

امراء اضلاع، صدران جماعت، مربیان اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداران سے گزارش ہے کہ نوجوانوں کو وقف زندگی کے بارے میں بھرپور تلقین فرماویں نیز جماعتوں میں مندرجہ بالا اعلان مناسب موقعوں پر بار بار کرنے کا اہتمام فرماویں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

سوڈان کا طیارہ تباہ مسافروں سے بھرا ہوا سوڈانی طیارہ پرواز کے فوراً بعد گر کر تباہ ہوگیا۔ طیارہ میں 105 مسافر اور عملہ کے 11۔ ارکان ہلاک ہو گئے۔ تمام مسافروں کی نعشیں جل گئیں۔ حادثہ کی خرابی کی وجہ معلوم نہیں ہوسکی۔ معجزانہ طور پر دو سالہ بچہ بچ گیا۔

سینی گال میں صدر بش کی آمد پر مظاہرہ امریکی صدر بش افریقی ممالک کے 5 روزہ دورے پر ڈاکار سینی گال پہنچے تو ہزاروں افراد نے زبردست مظاہرہ کیا۔ اوڑیش قاتل، بش قصاب کے نعرے لگائے۔ مظاہرین نے کہا کہ امریکی جنگ پسند ہیں اور دنیا پر غلبہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ بش ڈالر لے کر افریقہ کو جنگ کی آگ میں جھونکنے آئے ہیں۔

دشمن کے علاقہ میں جنگ لڑیں گے عراق جنگ کی سربراہی کرنے والے امریکی فوج کی سنٹرل کمانڈ کے سربراہ جنرل ٹومی فرینکس اپنے عہدہ سے ریٹائر ہو گئے ہیں۔ ان کے اعزاز میں منعقدہ تقریب میں انہیں خراج تحسین پیش کیا گیا عرب نژاد جنرل ابی زید نے امریکی سنٹرل کمانڈ کی سربراہی سنبھال لی۔ جنرل ابی زید عرب امور کے ماہر ہیں ہارورڈ یونیورسٹی سے ماسٹر کی ڈگری حاصل کر چکے ہیں۔ پہلے جنرل فرینکس کے نائب تھے۔ جنرل ابی زید مشرق وسطیٰ کے پچیس ممالک سمیت جنوبی ایشیائی ممالک میں موجود امریکی فوج کی نگرانی کریں گے۔ تقریب سے جنرل ابی زید نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سرحدوں کی پرواہ کئے بغیر دہشت گردی کے خلاف دشمن کے علاقے میں لڑیں گے اور بے گناہوں کو قتل کرنے والے دہشت گردوں کو شکست دیں گے۔

عراق پر یورینیم حاصل کرنے کا الزام غلط تھا امریکی انتظامیہ نے پہلی بار اعتراف کیا ہے کہ اس سال ماہ جنوری میں ان کے سٹیٹ آف دی یونین ایڈریس میں عراق پر افریقہ سے یورینیم حاصل کرنے کی کوشش کا الزام غلط تھا۔ واشنگٹن پوسٹ کے مطابق امریکی انتظامیہ کے ایک سینئر اہلکار نے کہا کہ یہ الزام بش کی تقریر میں شامل نہیں ہونا چاہئے تھا۔ امریکہ اور برطانیہ میں ان الزامات کے باعث تنازع بڑھ رہا ہے دونوں ملکوں کی حکومتوں نے عراق کے مہلک ہتھیاروں کے بارے میں موصولہ انٹیلی جنس رپورٹ میں گڑ بڑ کی۔

مریخ کے سفر پر روانگی امریکی خلائی گاڑی ''چیونٹی'' مریخ کے سفر پر روانہ ہوگئی ہے۔ جو مریخ پر اترنے کے بعد اپنے خودکار نظام کے ذریعہ تمام ضروری سائنسی معلومات اکٹھا کرے گی اور انہیں زمین پر بھیجے گی۔ یہ خلائی گاڑی 50 کروڑ کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے اگلے سال جنوری میں مریخ پر اترے گی۔

جوابی ایٹمی حملہ کیلئے منصوبہ اخبار واشنگٹن ٹائمز کے مطابق امریکہ نے فوری جوابی ایٹمی حملے کیلئے منصوبہ تیار کرلیا ہے۔ ایٹمی حملہ کے دوران کام کرنے والا مواصلاتی نظام قائم کیا جائے گا۔ نئے سافٹ ویئر تیار کئے جائیں گے جن کی مدد سے صدر۔ وزیر دفاع اور جوائنٹ چیفس آف سٹاف نہایت سرعت سے ایٹمی حملے کا جواب دے سکیں گے۔ آلات تیار کرنے کیلئے ٹھیکے دے دیئے گئے۔ امریکی صدر اور نیوکلیئر فورسز کے درمیان فوری خفیہ اور محفوظ رابطے کیلئے 2006ء میں جدید سٹلائٹس خلا میں چھوڑے جائیں گے۔ یہ منصوبہ 2010ء میں مکمل ہو سکے گا۔

اسرائیل میں خودکش حملہ اسرائیل میں تل ابیب کے قریب ایک گھر میں خودکش حملہ سے دو افراد ہلاک اور 3 بچے زخمی ہو گئے۔

عراق پر عائد پابندیاں یورپی یونین نے عراق پر عائد بیشتر پابندیاں اٹھالی ہیں۔ عراق ہتھیار اور ان سے متعلقہ مواد کی خرید وفروخت اور تیل کی تجارت کر سکے گا۔ صدام اور دیگر سینئر عہدیداروں کے ضبط کئے گئے اثاثے عراق کی تعمیر نو میں خرچ ہونگے۔

خوست میں اتحادی فوج پر حملہ افغانستان کے علاقے خوست میں امریکہ اور اتحادی افواج پر حملہ سے چار اتحادی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ اسماعیل کے علاقے میں شادی کی تقریب میں ہوائی فائرنگ پر اتحادی فوج آ گئی۔ راستے میں راکٹوں سے حملہ ہوگیا۔ علاقے میں بڑے پیمانے پر آپریشن شروع کر دیا گیا۔

جڑواں ایرانی بہنیں سنگاپور میں 72 گھنٹے کے طویل اپریشن کے بعد 29 سالہ دو جڑواں سر والی دو بہنیں الگ ہوتے ہی دم توڑ گئیں۔ آپریشن 24 ڈاکٹروں نے 100 میڈیکل سٹاف کی معاونت سے کیا۔ ڈاکٹروں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ دو میں سے ایک کی موت یقینی ہے۔ دوسری کی زندگی کی ضمانت بھی نہیں دی جاسکتی دونوں بہنیں قانون کی تعلیم حاصل کر چکی تھیں۔ دو سال پہلے ایک بہن نے انگلش سیکھنا شروع کی۔ آپریشن سے قبل پریس کانفرنس میں انگریزی بولی۔ پوری دنیا میں انتقال کی خبر دکھ کے ساتھ سنی گئی۔ آپریشن کامیاب ہوگیا تھا۔ لیکن زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے دونوں بہنیں یکے بعد دیگرے انتقال کر گئیں۔

شہاب تھری علاقائی سلامتی کیلئے خطرہ ایران کی جانب سے اسرائیل تک مار کرنے والے شہاب تھری میزائل کے تجربے کی تصدیق کے بعد یہ خوف مزید بڑھ گیا ہے کہ ایران اسرائیل کیلئے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ اسرائیل حکومت نے کہا ہے کہ شہاب تھری اور ایٹمی ہتھیار علاقائی سلامتی کیلئے خطرہ ہیں۔ عالمی برادری ایران کو روکے۔

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعرات	10۔جولائی	زوال آفتاب	12-13
جمعرات	10۔جولائی	غروب آفتاب	7-19
جمعہ	11۔جولائی	طلوع فجر	3-30
جمعہ	11۔جولائی	طلوع آفتاب	5-08

کابل میں پاکستانی سفارتخانے پر حملہ
مہمند ایجنسی میں پاک فوج کی کارروائی پر احتجاج کرتے ہوئے کابل میں مشتعل مظاہرین نے پاکستانی سفارتخانہ پر دھاوا بول دیا جہاں انہوں نے سفارتخانہ کی گاڑیاں، کمپیوٹروں، فرنیچر اور دیگر سامان توڑ ڈالا اور پاکستانی پرچم اتار کر نذر آتش کر دیا۔ اس ہنگامہ آرائی کے بعد کابل کے پختونستان چوک میں پاکستان کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ جس سے اسٹیٹ بینک افغانستان کے گورنر انوارالحق احدی نے پاکستان پر جارحیت کا الزام عائد کرتے ہوئے خبردار کیا کہ افغانستان حکومت آخر دم تک افغانستان کا دفاع کرے گی۔

حملے کی معافی مانگی جائے پاکستان نے افغانستان سے مطالبہ کیا ہے کہ کابل میں پاکستانی سفارتخانہ پر حملے کی معافی مانگی جائے نقصان کی تلافی کی جائے۔ حملے کی تحقیقات کرائی جائے اور افغانستان میں قائم پاکستانی قونصل خانوں کو مکمل تحفظ فراہم کیا جائے۔ پاکستان میں متعین افغان ناظم الامور کو دفتر خارجہ طلب کر کے ان سے پاکستانی سفارتخانہ پر حملے پر احتجاج کیا گیا۔

سفارتی عملے کو واپسی کی ہدایت صدر مملکت جنرل مشرف اور وزیراعظم میر ظفر اللہ خان جمالی نے کابل میں پاکستانی سفارتخانے پر حملے کے بارے میں گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے۔ دونوں شخصیات نے اس ناگہانی صورتحال کا سخت نوٹس لیا ہے۔ کابل میں افغان مظاہرین کی طرف سے پاکستانی سفارتخانے کے باہر اور اندر ہونے والی تباہی کا جائزہ لینے کیلئے وزارت خارجہ میں ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ کابل اور جلال آباد میں پاکستانی سفارتی عملے کو واپسی کی ہدایت کر دی گئی ہے۔ اسلام آباد میں افغان سفارتکاروں کی سیکیورٹی میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

افغان صدر کرزئی نے پاکستان سے معافی مانگ لی افغانستان کے صدر حامد کرزئی نے صدر جنرل مشرف سے ٹیلی فون پر بات چیت کی اور کابل میں پاکستانی سفارتخانے پر بلوائیوں کے حملے اور توڑ پھوڑ پر صدر مشرف سے معافی مانگ لی۔ سرکاری ترجمان نے بتایا کہ افغان صدر نے کہا کہ اس واقعہ پر ان کو بے حد دکھ ہے اس افسوسناک واقعے پر وہ معافی کے خواستگار ہیں۔ صدر کرزئی نے کہا کہ برادر ملک پاکستان کے سفارتخانے پر حملہ ان مٹھی بھر عناصر کی کارستانی ہے جو پاکستان کے ساتھ تعلقات خراب کرنا چاہتے ہیں۔ افغان صدر نے جنرل مشرف کو بتایا کہ انہوں نے مذکورہ عناصر کے خلاف سخت ایکشن کا آرڈر دے دیا ہے۔ ان میں سے کچھ کو گرفتار بھی کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کے ساتھ افغانستان کے قریبی برادرانہ تعلقات کو نقصان پہنچانے کی کوشش برداشت نہیں کی جائے گی۔ صدر پاکستان نے افغان صدر کے جذبات کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ پاکستان افغانستان کے ساتھ دوستی مضبوط تر کرے گا۔

حکومت اور اپوزیشن کے تعلقات میں بہتری پاکستان مسلم لیگ جونیجو گروپ کے رہنما حامد ناصر چٹھہ نے وزیراعظم سے ملاقات کی۔ اور ان کے ساتھ ملک کی موجودہ سیاسی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا وزیراعظم نے کہا کہ قومی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر کے خلاف تحریک عدم اعتماد کے موقع پر حکومت اور حزب اختلاف نے جس افہام وتفہیم کا مظاہرہ کیا ہے وہ ملک میں جمہوریت کے مستقبل کیلئے نیک شگون ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اگر طرفین نے اسی طرح لچک کا مظاہرہ کیا تو باقی تمام تصفیہ طلب مسائل بھی حل کر لئے جائیں گے۔ حکومت نے ہمیشہ مذاکرات کی اہمیت پر زور دیا ہے۔

مذہب کی آڑ میں نفرت پھیلانے والوں کا صحیح مقام جیلیں ہیں وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ حکومت نے تشدد کا ارتکاب کرنے والوں کی طرح مذہبی منافرت کا پرچار کرنے اور فرقہ وارانہ کشیدگی کو فروغ دینے والے عناصر سے بھی سختی سے نمٹنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا علماء اپنی تقاریر میں اختلافی مسائل نہ چھیڑیں۔

سندھ میں طوفانی بارشیں 20 ہلاک سندھ میں طوفانی بارشوں کا سلسلہ جاری ہے اور اس دوران کرنٹ لگنے اور دیگر حادثات میں 20 سے زائد افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ ان میں ایک ہی خاندان کے 8۔ افراد بھی شامل ہیں۔ کراچی، حیدرآباد، سکھر، لاڑکانہ، جیکب آباد، نواب شاہ اور تھر سمیت صوبے میں بارش کا سلسلہ وقفہ وقفہ سے جاری رہا۔ حیدرآباد میں 54.4 اور کراچی میں 30.0 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔ کئی نشیبی علاقے زیر آب آ گئے۔ جس سے لوگوں کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا بارش کی وجہ سے کراچی پہنچنے والی ٹرینیں 6 سے 10 گھنٹے لیٹ ہوئیں۔

پاکستان بھارت بس سروس آئندہ ہفتے پاکستان اور بھارت کے درمیان بس سروس شروع ہونے والی ہے۔ تاہم نئی دہلی میں پاکستانی سفارتخانے نے ابھی تک کسی بھارتی شہریت رکھنے والے کو ویزا جاری نہیں کیا۔ دو دن سے منتظر لوگ آپس میں لڑتے رہے۔

مفتی ابرار کی رکنیت بحال سپریم کورٹ نے پشاور میں الیکشن ٹربیونل کی طرف سے کوہاٹ سے ممبر قومی اسمبلی مفتی ابرار سلطان کی نااہلی کے حکم کو معطل کر کے انہیں بحال کر دیا ہے۔

61 پاکستانی رہا ایران میں 61 گرفتار پاکستانی باشندوں کو رہا کر دیا گیا ہے۔ جو جلد ہی وطن واپس پہنچ جائیں گے۔

ایل ایف او کا فیصلہ متحدہ مجلس عمل نے کہا ہے کہ 14۔ اگست تک ایل ایف او کا فیصلہ نہ ہوا تو حکومت مشکل میں پڑ جائے گی۔

انٹرنیٹ کا دنیا بھر سے رابطہ بحال انٹرنیٹ اور ای میل کے رابطے 16 گھنٹے سے زیادہ تک خراب رہنے کے بعد بحال ہو گئے ہیں۔ بارشوں کی وجہ سے مرکزی دفتر میں خرابی ہوئی۔ اس سے کروڑوں روپے کا بزنس متاثر ہوا۔ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار اتنا طویل بریک ڈاؤن ہوا۔

بھارت کم از کم سیکرٹریوں کی سطح پر بات چیت کرے پاکستانی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ بھارت کے ساتھ جوائنٹ سیکرٹریوں کی سطح پر مذاکرات مفید نہیں ہونگے۔ بنیادی ایشوز پر بات چیت سیکرٹریوں کی سطح سے شروع ہونی چاہئے۔

خوشخبری چاندی میں الیس اللہ کی نئی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی۔ فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل نے مکرم ملک مبشر احمد یاور اعوان صاحب کو مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے ربوہ میں اپنا نمائندہ مقرر کیا ہے۔
(i) الفضل کے نئے خریدار بنانا۔ (ii) الفضل کے خریداران سے چندہ الفضل اور بقایاجات وصول کرنا۔ (iii) الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی۔
تمام عہدیداران جماعت اور احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔
(مینیجر روزنامہ الفضل)

زاہد اسٹیٹ ایجنسی
لاہور۔ اسلام آباد۔ کراچی میں جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
10 ہنزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فون 7441210 - 042-5415592
موبائل نمبر 0300-8458676
چیف ایگزیکٹو: چوہدری زاہد فاروق

الفضل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز لاہور
لاہور میں واقع واپڈا ٹاؤن۔ ویلنشیا۔ این ایف سی UET (انجینئرنگ یونیورسٹی) پی آئی اے، آئی ای پی ٹاؤن نشیمن اقبال۔ آرکیٹکٹ اور دیگر سوسائٹیوں میں پلاٹس کی خرید وفروخت اور تعمیر کیلئے رابطہ کریں۔
042-5183822-0333-4325122

موسم گرما کیلئے کیوریٹو ادویات

SUMMER TONIC TABS	25/-	گرمی، لو، ہیٹ سٹروک سے بچاؤ اور بداثرات کیلئے خوش ذائقہ ٹکیاں
HEAT CURE	30/-	گرم موسم یا خوراک ناقابل برداشت ہو۔
EPISTAXIS CURE	30/-	نکسیر، گرمی یا چوٹ وغیرہ سے ناک سے خون آنا۔
SUN HEADACHE CURE	30/-	سورج کی گرمی سے سر درد ہونا۔

ادویات ولٹریچر ہمارے سٹاکسٹ سے یا براہ راست ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں۔
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل ربوہ
فون آفس: 213156 کلینک: 214606
سیلز: 214576 فیکس: 212299

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29